بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا۔ أَمَّا بَعْدُ:

064: باب 30- حصہ دوم- اللہ تعالیٰ کی محبت دین کی بنیاد ہے۔

[آیت (التوبہ:24)]

كتاب التوحيد الذي هو حق الله على العبيد للامام العلامہ الشیخ محمد بن عبدالوہاب التمیمی رحمۃ اللہ علیہ کی اس عظیم کتاب کی شرح کا درس جاری ہے اور پچھلے درس میں ایک نئے باب کا آغاز کیا تھا اللہ تعالیٰ کی محبت کے متعلق اور ایک آیت کریمہ پر بات کی تھی جسے شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بطور دلیل بیان فرمایا اور آج کے درس میں جہاں پر رُکے تھے وہیں سے آغاز کرتے ہوئے شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "وقول الله تعالى" اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان: ﴿قُلۡ اِنۡ كَانَ اٰبَآؤُكُمۡ وَاَبۡنَآؤُكُمۡ وَاِخۡوَانُكُمۡ وَاَزۡوَاجُكُمۡ وَعَشِيۡرَتُكُمۡ وَاَمۡوَالُ ۨاقۡتَرَفۡتُمُوۡهَا وَتِجَارَةٌ تَخۡشَوۡنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرۡضَوۡنَهَاۤ اَحَبَّ اِلَيۡكُمۡ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَجِهَادٍ فِىۡ سَبِيۡلِهٖ فَتَرَبَّصُوۡا حَتّٰى يَاۡتِىَ اللّٰهُ بِاَمۡرِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الۡفٰسِقِيۡنَ﴾ (التوبہ:24)۔

ان آیات کا ترجمہ، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: (اے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کہہ دیں کہ اگر تمہارے باپ، بیٹے، بھائی، بیویاں، اور عزیز واقارب اور جمع کردہ مال ودولت اور تجارت جس کے خسارے کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے گھر جو تمہیں پسند ہیں یہ ساری کی ساری چیزیں اگر تمہیں اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے سے زیادہ عزیز ہیں)۔ تو کیا کرو؟ ﴿فَتَرَبَّصُوۡا﴾ (تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا فیصلہ (یعنی عذاب کا فیصلہ) لے آئے اور اللہ تعالیٰ فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا)۔ ﴿وَاللّٰهُ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الۡفٰسِقِيۡنَ﴾ اللہ تعالیٰ فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ اپنے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دیتے ہیں اور پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صاحب الشریعۃ ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم اُس حکم کی تاثیر لوگوں کے دلوں میں بہت زیادہ مضبوط ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ نے یہ پیغام دینا چاہا لوگوں کو لیکن پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانی اس پیغام کو دیا کیونکہ پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کے قریب تھے اور لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شخصیت کو جانتے تھے اچھی طرح واقف تھے، کافر بھی

جانتے تھے کہ الصادق الأمین ہیں لیکن یہاں پر خطاب کافروں کے لیے نہیں ہے (صرف کافروں کے لیے نہیں ہے) سب کے لیے ہے کہ کافر بھی سن لیں اور مومن بھی سن لیں۔

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دے کر جو پیغام دینا چاہا وہ ایک عظیم پیغام ہے اس لیے آپ ذرا غور کریں قرآن مجید کی آیات میں شریعت کے الفاظ جو اللہ تعالیٰ زیادہ اہمیت کے ساتھ بیان کرتے ہیں تو اس میں '' قُل '' کے ساتھ بیان کرتے ہیں یا تاکید کے ساتھ یا قسم کے ساتھ، مختلف طریقے ہیں '' قُل ''اس میں سے ایک طریقہ ہے کہ جو بات اللہ تعالیٰ بیان کرنا چاہتے ہیں اس پر ذرا غور ضرور کرنا۔ تو اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے کہ یہاں پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانی اس بات کو فرمایا۔

کیا چیز ہے؟ ایسی چیزیں ہیں جن سے انسان دور نہیں ہو سکتا، سبحان اللہ یاد رکھیں جب تک انسان ہے تو ان چیزوں سے اس کا دل جڑا ہوا ہے۔ یہ فطرت کس نے ڈالی ہے؟ خالق ذوالجلال سبحانہ وتعالیٰ نے۔ آیئے دیکھتے ہیں یہ کون سی چیزیں ہیں اور ان کا معیار کیا ہے کہ یہ چیزیں کب اچھی ہوں گی اور کب بُری ہوں گی، تو اللہ تعالیٰ نے یہ پیغام دیا:

1۔﴿قُلۡ اِنۡ كَانَ اٰبَآؤُكُمۡ﴾ (اگر تمہارے باپ)۔

باپوں کا کتنا احسان ہے اولاد پر آپ سوچ نہیں سکتے اور جاہلیت میں بلکہ اس زمانے میں بھی اور آج کے دور میں بھی آپ دیکھیں کہ جو لوگ ہیں مرد اکثر محبت جو ہے اپنے باپوں سے کرتے ہیں اور اُس زمانے میں اپنے باپوں کے تو جیسے وہ کہتے ہیں کہ گُن گاتے تھے اتنا قدر واحترام کرتے تھے۔

تو باپوں کی محبت بُری چیز ہے؟ نہیں بُری چیز نہیں ہے بنیادی طور پر لیکن اللہ تعالیٰ دیکھیں ایک تو باپوں کی محبت تمہارے دلوں میں بسی ہوئی ہے۔

2۔ پھر اولاد کی محبت یہ بھی دلوں میں بسی ہوئی ہے۔

3۔ بھائیوں کی محبت (قریبی بھائی رشتے دار جو ہیں)۔

4۔ بیویوں کی محبت۔

5۔ قبیلے کی محبت، رشتے داروں کی محبت۔

6۔ مال سے محبت جسے کمایا گیا ہے، دیکھیں ﴿اَمۡوَالُ ۨاقۡتَرَفۡتُمُوۡهَا﴾۔ جو مال بغیر کمائی سے ملتا ہے اس سے محبت اتنی نہیں ہوتی، دیکھیں خاص طور سے یہاں پر وہ مال جو محنت سے کمایا جاتا ہے اس سے محبت ہوتی ہے۔

7۔اور تجارت،اور تجارت اس سے محبت ہوتی ہے اس سے لگاؤ زیادہ ہوتا ہے جس میں خسارے کا خطرہ ہو اور جس تجارت میں خسارے کا خطرہ نہ ہو اس کی تو پرواہ نہیں ہوتی ناں لیکن جس میں خسارے کا خطرہ ہو اس پر انسان زیادہ وقت لگاتا ہے اور اس سے زیادہ دل جڑا ہوتا ہے۔یعنی صبح و شام اسی کی سوچ ہوتی ہے کہ نہیں کیا خیال ہے؟ ہوتی ہے۔

8۔آٹھ چیزیں ہیں آٹھویں،﴿وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ﴾اور گھر جو تمہیں پسند ہے، من پسند گھر۔

گھر بھی من پسند ہوتے ہیں لوگوں کی خواہش ہوتی ہے ناں کہ میرا گھر ایسا ہو خاص طور پر عورتوں کی خواہش ہوتی ہے کہ گھر ایسا ہو،اس میں اتنے کمرے ہوں،اس میں ٹیرس بھی ہو،اس میں ڈائننگ بھی ہو ایسا ہونا چاہیے۔کیسا ہونا چاہیے؟ کھڑکی کتنی بڑی ہونی چاہیے چھوٹی ہونی چاہیے،کچن کہاں پر ہونا چاہیے،کچن کے سامنے ہونا چاہیے،بیسن کہاں پر ہونا چاہیے،فرج کہاں پر ہونا چاہیے ایک خیال ہے۔

تو وہ گھر جو تمہیں پسند ہو تو گھر بھی آ گیا بیچ میں۔کون سی چیز رہ گئی ہے؟ جو انسان کو بہت زیادہ محبوب ہوتی ہے۔کوئی اور چیز ہے دنیا کے اعتبار سے؟ گھر والے ہیں رشتے دار ہیں،بیوی ہے بچے ہیں،ماں باپ ہیں،مال ہے دولت ہے،گھر ہے،بزنس ہے جاب ہے(نوکری ہے) کیا رہ گیا ہے؟ سواری اور گاڑی رہ گئی ہے سواری بھی محبوب ہے۔

دیکھیں سواری کا ذکر کیوں نہیں کیا؟ ایک تو بدلتی رہتی ہے،دوسرا ہر کسی کے پاس نہیں ہے۔آپ تصور نہیں کر سکتے کہ کوئی شخص بغیر گھر کے رہ سکتا ہے۔بغیر جاب کے رہ سکتا ہے؟ نہیں رہ سکتا۔پیاروں سے محبت کرنے کے بغیر رہ سکتا ہے؟ ٹینشن ہوتی ہے پریشانی ہوتی ہے لیکن سواری نہیں ہے تو رہ سکتا ہے کہ نہیں؟ تو اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں کو بیان کیا ہے جو سب سے زیادہ محبوب ہیں اور جن کا اثر ہے انسان کی زندگی میں اگر یہ کم ہو جائے تو انسان کی زندگی درہم برہم ہو جائے۔

یہ ساری کی ساری چیزیں ان سے محبت اچھی ہے کہ نہیں؟ انسان کو پسند ہیں چیزیں اچھی ہیں لیکن ایک چیز یاد رکھیں کہ اگر یہ ساری کی ساری چیزیں یا ان کے علاوہ ہر وہ چیز جو تمہیں پسند ہے اگرچہ سواری کیوں نہ ہو جو بھی چیز تمہیں پسند ہے یہ سب سے زیادہ اہم ہیں اس لیے ان کا ذکر کیا گیا اس کا مطلب یہ نہیں کہ ان کے علاوہ کوئی اور چیز نہیں ہے،سب سے زیادہ اہم یہ ہیں باقی بھی ہر چیز جو تمہیں پسند ہے ایک چیز اچھی طرح یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اچھی نہیں ہونی چاہیے۔

کوئی انسان سوچ سکتا ہے کہ انسان کا گھر اللہ تعالیٰ سے اچھا ہو گا؟! یا انسان کی جاب یا ان کی تجارت،یا ان کی باپ سے محبت اللہ تعالیٰ سے زیادہ بہتر ہو گی زیادہ محبت ہو گی کوئی سوچ سکتا ہے؟! دیکھیں سوچ نہیں سکتے لیکن عملاً ہوتا ہے کہ نہیں؟ سوچ اور چیز

ہے زبان کا قول اور چیز ہے لیکن عمل اور چیز ہے۔ تو اللہ تعالیٰ سے زیادہ محبوب نہ سمجھنا اور پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ محبوب نہ سمجھنا اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے سے زیادہ بہتر اور اچھا نہ سمجھنا زیادہ محبوب نہ سمجھنا۔ بات سمجھ نہیں آ رہی! اللہ تعالیٰ سے بہتر تو کوئی کہہ بھی نہیں سکتا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہتر کوئی بھی نہیں کہہ سکتا، جہاد سے بہتر بھی کوئی نہیں کہہ سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے اس اہم پیغام کو پھر کیسے بیان کیا ہے؟

ایک عام انسان اپنی زندگی میں دیکھیے (ایک عام انسان) کہ اس کی زندگی کیسے گزر رہی ہے اگر وہ اپنی زندگی ان چیزوں کے ساتھ (یہ دنیا کی چیزیں ہیں ساری ان کے ساتھ) اُس کے پاس سب کچھ ہے، باپ ہے، بیٹا ہے بیوی ہے، بھائی ہے، رشتے دار ہیں، مال ہے تجارت ہے اور گھر ہے وہ زندگی بسر کر رہا ہے اس طریقے سے، والد کا وہ نافرمان ہے، بچوں کے حقوق دیتا نہیں ہے، بھائیوں کے رشتے داروں کے حقوق نہیں دیتا، بیوی اس سے تنگ ہے اس کے حقوق نہیں پورے کرتا، مال کہاں سے آیا کہاں سے جا رہا ہے کوئی اسے پرواہ نہیں ہے حرام ہے حلال ہے کوئی پرواہ نہیں ہے، تجارت ہے اس میں ملاوٹ ہے دھوکا ہے کچھ بھی ہے پرواہ نہیں ہے، گھر ہے سب سے اچھا ہونا چاہیے اگرچہ پیٹ میں جو ہے وہ لوگوں کا خون کیوں نہ لگا ہو مظلوم کا خون کیوں نہ لگا ہوا سے پرواہ نہیں ہے لیکن اس کا گھر سب سے اچھا ہونا چاہیے، کلمہ وہ پڑھتا ہے، اللہ سے محبت کرتا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت بھی وہ کرتا ہے اور جہاد کو بھی اچھا سمجھتا ہے، اب یہ شخص زبان سے "قولاً" کبھی بھی نہیں کہہ سکتا کہ میں اپنی دنیا سے محبت تو کرتا ہوں لیکن اللہ تعالیٰ سے زیادہ محبت نہیں کرتا ہوں۔

کیا خیال ہے مسلمان تو اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہے کہ نہیں؟ محبت تو کرتا ہے اللہ تعالیٰ سے۔ لیکن عملاً اس نے ثابت کیا کیا ہے اللہ تعالیٰ کے سارے کے سارے فرامین کو اس نے پس پشت ڈال دیا کہ نہیں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساری تعلیمات کو چھوڑ دیا کہ نہیں؟ جب وہ اپنی خواہش نفس کے خلاف جہاد نہ کر سکا تو اللہ تعالیٰ کے راستے میں گردن کہاں کٹوا سکتا ہے یہ انسان! کٹوا سکتا ہے؟! نہیں کٹوا سکتا، یعنی جو اپنی دنیا کو بہتر کرنے کے لیے، آسائشیں حاصل کرنے کے لیے جو مکملات ہیں ضروریات نہیں ہیں تاکہ میری زندگی اچھی ہو جائے پیاری ہو جائے خوبصورت ہو جائے!

دو لوگ ہیں میاں بیوی ہیں بس اور ایک محل کے خواہش مند ہیں، ایک گاڑی کافی ہے دس گاڑیاں ہیں (مثال کے طور پر) یعنی اُس کے پاس صرف ضروریات نہیں بلکہ متممات، مکملات سب کچھ اس کے پاس ہے لیکن اپنی خواہش نفس پر وہ قابو نہ پاسکا مغلوب ہو گیا تو ایسا انسان زبان سے تو کبھی نہیں کہتا کہ مجھے اپنا بزنس، مال و دولت اللہ تعالیٰ سے زیادہ محبوب ہیں لیکن عملاً تو کر کے دکھاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسی کی طرف اشارہ دے رہے ہیں کہ ذرا دھیان سے رہنا ہے ان چیزوں سے محبت کرو منع نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے بیوی کے متعلق کیا فرمایا ہے کہ ان کے بیچ میں کیا ہے ؟﴿مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً﴾(الروم:21)۔ مودۃ وہ پیار ہے پچھلے درس میں میں نے بیان کیا ہے کہ ایک درجہ ہے پیار کے درجات میں سے جو پاکیزہ محبت ہے جو دل کے اندر سے نکلتی ہے جس میں کوئی ذاتی مفاد نہیں ہوتا، خالص محبت مودۃ کہا جاتا ہے۔ تو بیوی سے محبت تو ہے والدین سے محبت ہے کہ نہیں ؟اللہ تعالیٰ کا حکم ہے فرض ہے یہ بات یاد رکھیں۔مال سے محبت ہے کہ نہیں ؟ کیسی محبت ہونی چاہیے مال سے ؟ کہ ایسی محبت ہو کہ اس مال کو حرام راستے میں نہ خرچ کرنا اور حلال راستے سے کمانا اور اس کی زکوٰۃ دینا۔

زکوٰۃ کیسے دیں گے ہم جب گنیں گے نہیں ؟ بعض لوگ کہتے ہیں بھئی پیسہ گننا جائز نہیں ہے پیسے جو گنتا ہے اس کے متعلق اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں کہ ﴿وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۝ الَّذِىْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ﴾(الھمزہ:1-2)۔﴿عَدَّدَهٗ﴾ کیا ہے ؟ گنتا ہے، گنتا رہتا ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ نے مال کو گننے سے منع فرمایا ہے ؟ اگر آپ گنیں گے نہیں تو زکوٰۃ کیسے دیں گے میری بھائی ؟! تو مال کو گنیں گے کہ نہیں ؟ بغیر گنتی کے آپ زکوٰۃ دے نہیں سکتے اور زکوٰۃ ارکان اسلام کا تیسرا رکن ہے نماز کے بعد۔ تو پھر وہاں پر اللہ تعالیٰ منع فرما رہے ہیں گننے والے کو وعید سنا رہے ہیں اور یہاں آپ کہتے ہیں کہ مال گنا کریں ؟

! وہ ایک خاص شخص کی اللہ تعالیٰ نشاندہی فرما رہے ہیں یہ وہ شخص ہے جس کا دل مال سے اتنا جڑا ہے تو وہ گنتا رہتا ہے کہ کب یہ مال زیادہ ہو گا اور اسے پرواہ نہیں کہاں سے آرہا ہے یہ مال، جمع کرنا اور گننا اس کا شیوا ہے دنیا کا مقصد یہی ہے اس کا بس، مال کیسے جمع کیا جاتا ہے اور کیسے زیادہ ہوتا ہے اسے گنتا رہتا ہے اگر کم ہو جائے تو اس کا دل دھڑکتا ہے مرتا ہے وہ اُسے موت نظر آتی ہے کہ کم کیسے ہو گیا۔

لیکن زکوٰۃ میں کیا ہوتا ہے مال کیوں گنا جاتا ہے تا کہ وہ کم ہو یا زیادہ ہو ؟ حقیقتاً کم ہوتا ہے کہ نہیں ؟ سبحان اللہ، دیکھیں زکوٰۃ دینے سے مال کم ہوتا ہے کہ نہیں یہی مال جس سے انسان محبت کرتا ہے ؟ تو وہاں پر گنتے ہیں اللہ کے لیے اور اللہ کے راستے اللہ کے حکم کے مطابق گنتے ہیں دینے کے لیے، کم ہو گا ہمیں خوشی ہوتی ہے اور وہاں پر کم ہونے سے موت آتی ہے تو دونوں برابر کیسے ہو سکتے ہیں ! اس لیے شریعت کے جو الفاظ ہیں انہیں سمجھنا چاہیے اور دونوں برابر نہیں ہیں اللہ تعالیٰ کے ہاں۔

تو مال سے بھی محبت ہوتی ہے اب محبت کس اعتبار سے ؟ کہ اس مال کو اللہ تعالیٰ کے دین کے لیے مسخر کر دے جہاں پر اللہ راضی ہوتا ہے وہیں پر آپ کا مال نظر آنا چاہیے۔ تو پھر مال سے محبت ہوتی ہے کہ نہیں ؟ تا کہ لوگ بعد میں یہ نہ سمجھیں کہ بھئی جب ہمیں تنخواہ ملتی ہے ڈاکٹر صاحب نے کہا ہے کہ محبت نہیں کرنی مال سے۔ مال سے محبت کا مطلب یہ ہے کہ اپنی ضروریات کو پورا کرنا ہے، اپنے گھر والوں کی ضروریات کو پورا کرنا ہے، اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنا ہے اور جو فقیروں کا حق ہے اس حق کو

ادا کرنا ہے،اُس میں والدین کا حق شامل ہے والدین کا حق ادا کرنا ہے اس مال سے۔ میرے بھائی مال کمانے میں قباحت نہیں ہے قباحت ہے حرام مال کمانے میں، یا حلال کما کر حرام کے راستے میں اسے صرف کرنے میں یہ غلط ہے۔

اچھا یہ تو معروف ہو گیا کہ ان چیزوں سے محبت کرنا شرعی مطلب ہے،مال و دولت سے محبت بھی، گھر سے بھی محبت بھی، بچوں سے سب سے محبت ایک شرعی مطلب ہے شریعت نے منع نہیں فرمایا ہمیں لیکن بُرائی کہاں پر ہے کب ہوتی ہے؟ جب اللہ تعالیٰ کی شریعت کے مطابق ان چیزوں سے محبت نہ کی جائے یاد رکھیں۔ والد سے محبت ہے صرف مال و دولت کے لیے کہ مرے گا تو وراثت مجھے ملے گی، یہ محبت قابل اعتبار نہیں ہے اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ دھوکے والی محبت، ملاوٹ والی محبت اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے۔ تو حقیقتاً اس نے محبت اپنے والد سے اللہ تعالیٰ کے لیے نہیں کی اس لیے محبت پائیدار نہیں ہے اگر وہ مال بھی اسے ملے گا تو اسے سکون نہیں ملے گا اس مال سے۔

بعض لوگ (اللہ تعالیٰ رحم کرے سب پر) دس قدم آگے بڑھ کر اپنے والد کا قتل کرتے ہیں اس مال کو پانے کے لیے اور کئی قصے موجود ہیں۔ اس لیے بڑا پیارا ایک قاعدہ ہے فقہی "من طلب شيئاً قبل أوانه عوقب بحرمانه" (اگر کوئی شخص وقت سے پہلے کسی چیز کو حاصل کرتا ہے تو اس کی سزا اس سے محرومیت ہے)۔ بھئی والد صاحب اپنے وقت پر مر جاتا تو وراثت کہیں جاتی نہیں تمہیں ہی ملتی لیکن جب جلد بازی کی ہے تو شریعت میں جو بیٹا اپنے باپ کے قتل کی وجہ بنتا ہے وہ وراثت سے محروم ہو جاتا ہے وراثت کا ایک ٹکا نہیں ملتا اسے یہ اس کی سزا ہے۔

پھر آخر میں اللہ تعالیٰ کی فرماتے ہیں کہ ﴿فَتَرَبَّصُوْا﴾ ٹھیک ہے اگر یہ ساری چیزیں تمہیں محبوب ہیں اپنی مرضی کے مطابق زندگی بسر کرنا چاہتے ہو اور اللہ تعالیٰ کے فرمان اور پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان پر زیادہ مقدم کرتے ہو، اپنی خواہش نفس کے تم غلام ہو ٹھیک ہے انتظار کرو۔ کس چیز کا انتظار کرو؟ ﴿فَتَرَبَّصُوْا﴾ فعل اُمر ہے صیغۃالأمر ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ٹھیک ہے تم اچھا کر رہے ہو۔ حکم کا کیا مطلب ہے؟ کوئی شخص آکر کہے بھئی اللہ تعالیٰ کا تو حکم ہے اللہ نے یہ نہیں فرمایا کہ چھوڑ دو۔ فرمایا ہے چھوڑ دو کہ ان چیزوں سے زیادہ محبت یا اللہ تعالیٰ سے زیادہ محبت ہے تو پھر چھوڑ دینا حرام ہے، اللہ تعالیٰ تو فرما رہے ہیں کہ پھر انتظار کرو یعنی کرتے رہو۔ کیا یہ مفہوم آتا ہے آیت کریمہ میں؟

﴿فَتَرَبَّصُوْا﴾ فعل اُمر ہے کہ انتظار کرو یعنی ایسے ہی کام کر کے انتظار کرتے رہیں یا کوئی اور معنی ہے؟

عربی زبان کو سمجھنا بہت ضروری ہے ﴿فَتَرَبَّصُوْا﴾ فعل اُمر ہے صیغۃالأمر میں سے ہے لیکن یہاں پر اس کا معنی کیا ہے؟ انذار، آگاہ کرنا۔ جیسا کہ ایک باپ بیٹے کو دیکھتا ہے شرارت کرتے ہوئے ایک دفعہ اشارہ کیا دوسری دفعہ اشارہ کیا تیسری دفعہ کیا کہا؟

اچھا کرتے رہو۔ کرتے رہو بچہ کیا سمجھتا ہے کہ میں کروں یا کرنے سے رُکوں میری خیر نہیں ہے ؟ حکم تو دیا ہے کرتے رہو۔ اچھا ٹھیک ہے کرتے رہو یعنی کیا؟ تمہیں بعد میں دیکھوں گا میں۔ یہاں پر کرتے رہو کا مطلب یہ ہر گز نہیں ہے کہ ٹھیک ہے بیٹا جو دل کرے کرتے رہو میں راضی ہوں تم پر۔

تو یہاں پر جو اُمر کا صیغہ ہے اس کا معنی کیا ہوتا ہے ؟ آگاہ کرنے کا بھی معنی ہوتا ہے یعنی رُک جاؤ ایسانہ کرنا۔ اچھا انتظار کرو کس چیز کا انتظار کریں ؟ اگر یہی تمہاری حالت رہی تو پھر اللہ تعالیٰ کے عذاب کا انتظار کرو۔

عذاب میرے بھائی دو قسم کا ہوتا ہے، ایک عذاب ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جسم کا عذاب دیتا ہے۔ آسمان سے بجلی گری ہے موت آ گئی ہے، کچھ ہو گیا ہے اور دوسرا عذاب جو اس سے زیادہ بھیانک اور بڑھ کر ہے انسان کا اللہ تعالیٰ سکون چھین لیتا ہے'' بے سکونیت'' کوئی راحت نہیں ہے، مال بھی ہے دولت بھی ہے، بیوی بھی ہے بچے بھی ہیں، تجارت بھی ہے، گاڑی بھی ہے بنگلہ بھی ہے سب کچھ ہے اگر نہیں ہے تو سکون نہیں ہے اور کئی لوگ ہیں جو ایسی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ وجہ کیا ہے ؟ ان چیزوں کی محبت کو مقدم کیا اللہ تعالیٰ کی محبت پر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت پر، یہ سزا ہے ﴿فَتَرَبَّصُوْا﴾ انتظار کرو اللہ تعالیٰ کے عذاب کا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ عذاب تو آیا نہیں!

اپنی حالت تو دیکھو کہ تمہاری اولاد تم سے محبت کرتی ہے پیسے کے لیے۔ وہ خود کہتے ہیں میں نہیں کہہ رہا ہوں روتے ہیں کئی مریض میری پاس آئے ہیں اُن کو پڑوسی اٹھا کر لاتے ہیں یا کسی اور ڈرائیور کے ساتھ آتے ہیں، گاڑی لینڈ کروزر ہے ڈرائیور کے ساتھ آرہے ہیں چل سکتے نہیں ہیں اُسے ڈرائیور ایسے اٹھا کر لایا ہے، بیٹے دس ہیں گھر میں (ایک نہیں دس بیٹے ہیں) آنکھیں تر ہوتی ہیں، دنیا میں سب کچھ ان بیٹوں کو دیا ہے اگر نہ دے سکے تو اچھی تربیت نہ دے سکے باپ کا پیار نہ دے سکے۔ بیٹوں کو ان چیزوں کی ضرورت نہیں ہے میرے بھائیو، یادرکھیں ہماری اولاد کو صرف مال و دولت، گاڑی بنگلہ، گھر ان چیزوں کی ضرورت نہیں ہے ان کو ضرورت ہے ایک اچھے باپ کی ایک اچھی ماں کی جو ان کی اچھی تربیت کرے اچھی پرورش کرے اور کل وہ ایک مثال اور نمونہ بن کر رہے معاشرے میں۔

رو رہا ہے، اُس کو جو جسمانی تکلیف ہے وہ الگ ہے اِس پر اُس کو رونا نہیں آرہا اُس کو رونا یہ آرہا ہے کہ اس کو اُٹھانے والا کوئی نہیں یہ ڈرائیور یہ نوکر اس کو اٹھا کر لا رہا ہے! بیٹے کہاں پر ہیں ؟ کوئی اس فیکٹری میں ہے جہاں پر اس نے بنا کر دی ہے اس بیٹے کو، کوئی اس بازار میں ہے جس بازار سے اس نے کما کر دیا ہے، کوئی سیر پر گیا ہے اس پیسے سے جس پیسے کو اس نے اپنے بیٹے کو دیا ہے اسی کی کمائی ہے بیٹے کہاں پر جا رہے ہیں! کبھی ان کو کہا ہی نہیں کہ والدین کی فرمانبرداری عبادت ہے اس نے ایک مرتبہ نہیں کہا تو بیٹے

کیسے ہونے چاہیئں آج کیوں رو رہے ہو تم؟! ایک بیٹا امریکہ میں پڑھ رہا ہے دوسرا انگلینڈ میں پڑھ رہا ہے وقت کسی کے پاس بھی نہیں ہے۔ سب گئے ہیں سب دور ہیں تو اسے دکھ کس چیز کا ہے؟!

میرے بھائی باہر تعلیم حاصل کرنا کوئی مشکل نہیں ہے بچے کو بھیجیں اچھی تعلیم کے لیے لیکن سب سے پہلے بنیاد بنائیں اس کے دل کو درست کریں۔ ہم جسم کو درست کرنے کے پیچھے پڑے ہوتے ہیں دل جیسا بھی ہے کیسا بھی ہے ہمیں اس کی پرواہ نہیں ہوتی اور پھر اس کا خمیازہ ہم خود بھگتتے ہیں۔ جب یہ داڑھی سفید ہو جاتی ہے ناں جب یہ ہاتھ کانپنا شروع ہوتے ہیں، جب پاؤں لرزتے ہیں جب سہارے کی ضرورت پڑتی ہے تب ہمیں خیال آتا ہے کہ کاش! اپنے بیٹے کے دل کی تربیت کرتے آج ہمیں یہ کالے سیاہ دن نہ دیکھنے کو پڑتے۔ لیکن دیکھ رہے ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے۔ تو وجہ کیا تھی؟ کہ دنیا کی محبت دین کی محبت سے غالب تھی اس لیے یہ بُرے دن دیکھنے پڑے تو اللہ تعالیٰ کا عذاب بے سکونیت کا عذاب، شریعت سے دوری کا عذاب! یہ عذاب ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں آخر میں ﴿وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ﴾ ایسے لوگ جو ہیں وہ فاسق ہیں جو دنیا کے پیچھے لگے رہتے ہیں دوڑے جاتے ہیں اور آخرت کی فکر نہیں کرتے، نہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کی فکر کرتے ہیں، نہ پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کی ان کو کوئی پرواہ ہے وہ کچھ نہیں جانتے، وہ یہ جانتے ہیں کہ ان کی دنیا کیسے اچھی ہو جائے۔ ایسے لوگ کیا ہیں نافرمانوں کو کیا کہتے ہیں؟ فاسق۔ فاسق کا لفظ جو ہے یہ "فسقت الثمرۃ" جب کوئی فروٹ زیادہ پک جاتا ہے اور اپنے قرص سے نکل جاتا ہے اسے کہتے ہیں فسقت الثمرۃ اب وہ ناکارہ ہو جاتا ہے۔ کیا خیال ہے آپ کیلے خریدنے جاتے ہیں پھٹا ہوا کیلا کبھی خریدتے ہیں آپ؟ کیوں بھئی وہ بھی تو کیلا ہے ناں کیوں نہیں خریدتے؟ اس لیے کہ اس کی جو صلاحیت ہے وہ ختم ہو گئی ہے۔ جب تک وہ کھانے کے قابل تھا تم نے خریدا نہیں اب جب کہ وہ ناکارہ ہو گیا ہے اب اسے تم خرید رہے ہو، تو کوئی نہیں خریدتا اسے۔

بہر حال، تو انسان کے اعمال جب قرآن اور سنت کے مطابق نہ ہوں تو ایسا انسان فاسق کہا جاتا ہے کہ فاسق ہے نافرمان ہے اس کے عمل سارے ناکارہ عمل ہیں یہ جو چیزیں جو دنیا کما رہا ہے وہ نام، شہرت کما رہا ہے یہ سارے کے سارے ناکارہ ہیں یہ شخص فاسق ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ ہدایت کیوں نہیں دیتا؟ اور اکثر یہ غلط فہمی ہوتی ہے تقدیر کے باب میں جب تقدیر کی بات کرتے ہیں اور ہمارے بعض جوانوں میں یہ بڑی غلط فہمی ہے کہ دیکھیں اللہ تعالیٰ تو غفور رحیم ہے کریم ہے، اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے انسان نہیں جانتا کہ اس کی اچھائی بُرائی کہاں پر ہے اللہ تعالیٰ تو جانتا تھا ناں، اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ انسان کے لیے کیا اچھا ہے کیا بُرا ہے تو پھر

بُرے کو بُرائی کرنے سے روکا کیوں نہیں ؟اب ایک شخص حرام کھانا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اسے روک دیتا تو وہ حرام نہ کھاتا تو اللہ تعالیٰ نے روکا کیوں نہیں ہے اسے ؟ جانتے ہیں کیوں ؟اللہ تعالیٰ کی فرماتے ہیں ؟﴿وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ﴾جب تک کہ وہ فاسق ہے اپنے آپ کو تبدیل نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اسے تبدیل نہیں کرے گا،اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو تبدیل کرتا ہے جو لوگ اپنے آپ کو تبدیل کرتے ہیں﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ﴾(الرعد:11)۔

مطلب کیا ہوا اس کا؟مثال کے طور پر اگر اللہ تعالیٰ چور کو چوری کرنے سے روک دے اس کا ہاتھ شَل ہو جائے پھر چور کو پتہ چلے کہ چوری حرام ہے یہ علم غیب ہے یا علم شہادۃ ہے کیا خیال ہے ؟علم شہادۃ ہے وہ تو آنکھوں سے دیکھ رہا ہے۔علم غیب کیا ہے ؟کہ اللہ تعالیٰ پکڑے گا مجھے یقین ہے سزا دے گا مجھے یقین ہے۔دیکھیں وہ غفور رحیم بھی ہے جب توبہ کروں گا تو اللہ تعالیٰ مجھے معاف کردے گا۔یہ پکڑ کی جو بات آتی ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو غیب میں رکھا ہے۔

ارکان ایمان غیبیات ہیں،اللہ تعالیٰ پر ایمان،فرشتوں پر ایمان،انبیاء پر ایمان،کتابوں پر ایمان،آخرت پر ایمان،تقدیر پر ایمان، یہ چھ جو ارکان ایمان ہیں جو ایمان کا ستون ہیں یہ سارے کے سارے کیا ہیں؟غیب سے تعلق ہے۔متقی کون ہے سب سے پہلی شرط متقی کی کیا ہے؟﴿الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ﴾(البقرة:3)بعد میں﴿وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ﴾ہے،سب سے پہلے ایمان بالغیب ہے بعد میں نماز ہے نماز پہلے نہیں ہے میرے بھائی عقیدے کی درستگی کے بعد نماز ہے۔بعض لوگ کہتے ہیں"کہ نماز پڑھتے رہو عقیدہ اچھا ہو جائے گا"۔ہر گز نہیں ہوگا جب تک عقیدہ اچھا نہیں ہوگا،ایمان بالغیب ارکان ایمان کو نہیں سمجھا جائے گا بہترین طریقے سے نماز اچھی نہیں ہو سکتی،﴿وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ﴾ بھی بعد میں ہے۔

تو جب تک انسان فسق سے توبہ نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اسے ہدایت نہیں دیتا یہ اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے۔اور تقدیر کے باب میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے الحمد للہ بڑی تفصیل سے بات ہوئی ہے اگر کوئی ساتھی مزید سمجھنا چاہے تو دس درس سے زیادہ دروس ہیں میرا خیال ہے عقیدے کے دروس میں تو آپ سی ڈی حاصل کرلیں آپ کو بھائی دے دیں گے ان شاءاللہ۔

اس آیت کریمہ میں جو اہم فوائد ہیں اہم پیغام ہیں :

1۔پہلا پیغام پہلا فائدہ کہ ان چیزوں کی محبت اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے پر مقدم کا حکم ہے حرام،کفر نہیں ہے یاد رکھیں شرک نہیں ہے حرام ہے۔

پچھلے درس کی آیت میں کیا بیان کیا تھا غیر اللہ سے محبت کرنا شرک اکبر ہے یاد ہے ؟اب یہاں پر میں کہہ رہا ہوں یہ بھی غیر اللہ ہیں کہ نہیں یہ چیزیں ساری یہاں پر حرام ہیں آخر کیا وجہ ہے ؟غیر اللہ سے محبت کرنا کبھی شرک اکبر ہے کبھی حرام ہے شرک

نہیں ہے دونوں میں فرق ہے کہ نہیں؟ حرام میں اور شرک اکبر میں فرق ہے کہ نہیں کیا خیال ہے کیا فرق ہے؟ حرام میں اور کفر اکبر میں کیا فرق ہے؟

بھائی یہ کہتے ہیں "کہ حرام سے انسان واپس پلٹ سکتا ہے اور کفر سے واپس نہیں پلٹ سکتا"۔ کیوں کافر توبہ نہیں کر سکتا؟ تو پھر پلٹ سکتا ہے۔ بارک اللہ فیک ایک یہ فرق ہے یہ بنیادی فرق ہے کہ کفر اسلام سے خارج کر دیتا ہے لیکن حرام سود خوری حرام ہے کہ نہیں لیکن کفر ہے کیا؟ کفر نہیں ہے۔ تو پہلی جو محبت تھی پچھلے درس میں بیان کیا تھا جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مشرک بھی اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں اور اپنے معبودوں سے محبت کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ کافر ہیں (یہ شرک اکبر ہے)۔ کیوں؟ معبود غیر اللہ ہیں۔

یہاں پر یہ چیزیں غیر اللہ ہیں کہ نہیں؟ گھر ہے، بیوی ہے بنگلہ ہے یہ چیزیں غیر اللہ ہیں ساری لیکن وہ شرک اکبر تھیں یہ شرک اکبر نہیں ہیں یہ حرام ہیں۔ فرق جان لیا ہم نے کہ شرک اکبر، کفر اکبر ہے دائرۂ اسلام سے خارج ہے لیکن حرام کا ارتکاب دائرۂ اسلام میں داخل ہے لیکن حرام ہے اور دونوں کو آپ جانتے ہیں کافر کے لیے، قیامت کے دن ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم کا ایندھن بنیں گے۔ جو محرمات کا ارتکاب کرتے ہیں جو فاسق مومن ہیں ان کو کیا کہا جاتا ہے؟ المؤمن الفاسق، مومن بھی ہے فاسق بھی ہے نافرمان ہے، گناہ گار ہے۔ تو اس کی کیا سزا ہے قیامت کے دن؟ اللہ تعالیٰ چاہے تو اپنے فضل و کرم سے جنت میں داخل کر دے اس کے سارے گناہوں کو معاف کر کے، اگر اللہ تعالیٰ انصاف کرنا چاہے تو اسے اس وقت تک سزا دے جہنم میں جب تک کہ اس کے گناہ، محرمات جو اس نے ارتکاب کیا ہے وہ پاک نہ ہو جائیں بالکل صاف نہ ہو جائیں، جب پاک اور صاف ہو جائے گا جہنم میں سزا بھگتنے کے بعد پھر اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کر دے گا، یہ فرق ہے حرام کا اور کفر کا۔

دونوں میں کیا فرق ہے یہ محبت ہے یہ بھی محبت ہے؟ محبت معیار میں کب وہ شرک اکبر تک پہنچتی ہے اور کب وہ شرک اکبر تک نہیں پہنچتی حرام ہوتی ہے؟ کب واجب ہوتی ہے کب مستحب ہوتی ہے کب جائز ہوتی ہے؟ محبت ایک لفظ ہے حکم کیا ہے؟ بعض اوقات شرک اکبر ہوتی ہے، بعض اوقات حرام ہوتی ہے شرک نہیں ہوتی، بعض اوقات واجب ہوتی ہے، بعض اوقات مستحب ہوتی ہے، بعض اوقات جائز ہوتی ہے، مکروہ بھی ہوتی ہے بعض اوقات، چھ احکام ہیں۔

اگر محبت حد پار کر کے عبادت تک پہنچ گئی شرک اکبر ہے۔ تو عبادت کا پتہ ہے کیسے چلے گا عبادت ہے کہ نہیں؟ بات آپ کی درست ہے محبت اگر حد سے پار ہو گئی اور عبادت کی حد تک پہنچ گئی تو اسے کہتے ہیں محبۃ العبادۃ اور یہ اللہ تعالیٰ کے لیے صرف کرنا فرض ہے غیر اللہ کے لیے شرک ہے، محبت صرف اللہ تعالیٰ سے ہے۔ میں معیار پوچھ رہا ہوں کہ کب محبت عبادت ہوتی ہے اور

کب عبادت نہیں ہوتی؟ میں ایک ہنٹ (hint) دے دوں آپ کو آسان سا کہ کب محبت عبادت ہوتی ہے اور کب محبت عبادت نہیں ہوتی۔

مال و دولت سے محبت کرنا یا بیوی سے محبت کرنا عبادت ہے؟ بیوی سے محبت کرنا اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہے ناں۔ آپ کسی اور عورت سے محبت کر سکتے ہیں؟ شرعاً حرام ہے، تو بیوی سے محبت کرنا مطلب شرعی عبادت ہے۔ اللہ تعالیٰ سے محبت بھی عبادت ہے جو اللہ تعالیٰ سے محبت ہے آپ کو یہ بنیادی چیز میں بیان کروں کہ محبت کے ساتھ ڈر اور امید شامل ہو جائے تو عبادت بن جاتی ہے۔ ڈر اور امید کے بھی درجات ہیں بلند ترین درجہ جو ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہوتا ہے۔ جو آپ نے حد کی بات کی وہ یہی حد ہے محبت، ڈر اور امید، تینوں مل جائیں تو عبادت ہوتی ہے۔

آپ جانتے ہیں کہ عبادت کے ارکان کیا ہیں؟ عبادت کے تین رکن ہیں۔ شرطیں کتنی ہیں عبادت کی؟ شرطیں دو ہیں (ارکان تین ہیں)۔ شرطیں کون سی ہیں؟ کوئی بھی عبادت ہو نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، قربانی، نذر و نیاز، قرآن مجید کی تلاوت جتنی بھی ہیں دو شرطیں ہیں، عبادت کی شروط ماجد بھائی فرماتے ہیں:

(۱) اخلاص کہ عبادت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لیے صرف ہو کسی اور کے لیے نہیں اسے کہتے ہیں اخلاص۔

(۲) اتباع رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اخلاص اللہ تعالیٰ کے لیے اور طریقہ پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہونا چاہیے اسے کہتے ہیں اخلاص اور اتباع، کوئی بھی عبادت ہو اور یہی معنی ہے لا الہ الا اللہ کا محمد رسول اللہ کا، لا الہ الا اللہ اخلاص ہے، محمد رسول اللہ اتباع ہے یہی بنیاد ہے۔

کوئی بھی عبادت لے لیں آپ، نماز اللہ تعالیٰ کے لیے پڑھتے ہیں اخلاص ہے کوئی ریاکاری نہیں ہے صرف اللہ کے لیے ہے اور چار رکعت ظہر کی نماز پڑھتے ہیں یہ اتباع ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی۔ اگر صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ظہر کی نماز پڑھی لیکن پانچ رکعت پڑھی یہ قابل قبول عبادت ہے؟ نہیں۔ کیوں بھئی اخلاص کی شرط تو موجود ہے کہ نہیں؟! دوسری شرط نہیں ہے۔ کون سی؟ اتباع رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی۔

ارکان کیا ہیں عبادت کے ستون کیا ہیں؟ اگر ان میں سے کوئی ستون چلا جائے تو عبادت کی بلڈنگ گر جاتی ہے عبادت نہیں ہوتی وہ کیا ہے؟ تین ہیں (۱) محبت۔ (۲) امید۔ (۳) ڈر۔ اور علماء فرماتے ہیں کہ ایک پرندے کی مانند ہے جس کی باڈی محبت ہے ایک پَر ڈر ہے اور ایک پَر امید ہے۔ پرندہ ایک پَر کے ساتھ اُڑ سکتا ہے؟ بغیر باڈی کے اُڑ سکتا ہے بغیر پَروں کے؟ نہیں اُڑ سکتا، تو تینوں کا ہونا ضروری ہے۔ عبادت بھی ایسے ہی کوئی بھی عبادت لے لیں آپ۔ ہم عبادت کرتے ہیں نماز ہم ابھی جمعے کی نماز پڑھ کر

آئے ہیں کیسے پڑھ کر آئے ہیں ذرا غور کریں، اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ سے امید کرتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ایک ایک قدم کا اجر دے گا جیسے اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے، اور ڈر کہ اگر ہم نماز نہیں پڑھیں گے یا کوئی کوتاہی کریں گے تو ہمیں اللہ تعالیٰ سزا دے گا۔ تینوں چیزیں پائی گئی ہیں کہ نہیں ؟ تینوں چیزیں ہیں۔ کوئی بھی عبادت لے لیں آپ یہ تین چیزیں ہر عبادت کی جان ہیں'' محبت ڈر امید، محبت ڈر امید '' لیکن یہاں پر ایک قاعدہ بھی ہے کہ محبت کا بلند ترین درجہ جو کسی مخلوق کے لیے نہ ہو جس میں تعظیم، ذلت، انکساری شامل ہے۔ پچھلے درس میں محبت کی دو شرطیں بیان کی تھیں یاد ہیں؟

محبت کی شرطیں دو ہیں:

ایک ہے اخلاص کہ وہ محبت جو عبادت ہے اس میں کسی اور کو شامل نہیں کر سکتے اور اللہ کی محبت کیسے ہے ہر مومن دل میں جانتا ہے میں اس کی تعریف کرنے سے قاصر ہوں، اللہ کی محبت جو آپ کے دل میں ہے آپ اچھی طرح جانتے ہیں میں نہیں کہہ سکتا ہوں کہ میرے دل میں کیسی ہے کوئی انسان زبان سے اس کے پاس الفاظ نہیں ہیں بیان کرنے کے۔ بلند ترین درجہ محبت کا زبان بھی قاصر ہے اس کی تعریف کرنے سے۔

دوسری شرط کیا ہے ؟ خشوع و خضوع، ذلت اور انکساری کی انتہا جو آپ بات کر رہے تھے ذلت اور انکساری کی انتہا، جس محبت میں تذلل شامل ہو جائے وہ محبت عبادت کی ہے۔ آپ بیوی سے محبت کرتے ہیں ذلت والی محبت کرتے ہیں؟ کیا خیال ہے ذلت والی محبت ہوتی ہے تذلل کے ساتھ ؟ نہیں۔ ماں سے محبت کرتے ہیں خشوع و خضوع، ذلت وانکساری کے ساتھ والدین سے محبت کرتے ہیں؟ نہیں۔ تو وہ محبت جس میں خشوع و خضوع، ذلت وانکساری شامل ہو جائے، ڈر اور امید شامل ہو جائے اسے کہتے ہیں عبادت والی محبت اور ڈر اور امید کے بارے میں بھی میں ایک قاعدہ یہاں پر بیان کر دوں ایک ضابطہ ہے اس کو اچھی طرح سمجھ لیں۔ "خوفُ السِّر "خوف کے باب میں آئے گا اگلے درس میں ان شاءاللہ یا اس کے بعد والے میں کہ ایک ہوتا ہے سیکریٹ خوف۔ وہ کیسے ہوتا ہے سر والا چھپا ہوا خوف؟ کہ کوئی انسان کسی چیز سے ڈرے جب کہ وہ چیز نہ اسے دیکھ رہی ہے نہ اسے سن رہی ہے اس سے دور ہے مثال کے طور پر۔ ہم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں ہمیں یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دیکھ رہا ہے سن رہا ہے اور پکڑ بھی سکتا ہے۔ یقین ہے کہ نہیں؟ نافرمانی کریں تو ڈر لگتا ہے کہ نہیں؟ یعنی ایک شخص کا روزہ ہے اور شدید پیاس لگی ہوئی ہے فرج سے اٹھاتا ہے ایک گلاس نکالتا ہے دل کرتا ہے پانی پینے کو لیکن اس کا ہاتھ رُک جاتا ہے واپس رکھ دیتا ہے اس کو کون دیکھ رہا ہے ؟ یہ ڈر جو ہے اسے کہتے ہیں "خوفُ السِّر "سیکریٹ میں ہے وہ جانتا ہے کہ جس سے وہ ڈرتا ہے وہ دیکھ رہا ہے سن رہا ہے وہ علم رکھتا ہے کہ سب کچھ کیا ہو رہا ہے اور پکڑ بھی سکتا ہے سزا بھی دے سکتا ہے۔

اب میرا سوال ہے کہ لوگ تو پولیس والے سے بھی ڈرتے ہیں، نہیں ڈرتے ؟! لوگ حکمران وقت سے ڈرتے ہیں بادشاہ سے ڈرتے ہیں اور بعض لوگ محبت بھی کرتے ہیں کہ نہیں کرتے ؟ ووٹ دیتے ہیں محبت بھی تو کرتے ہیں ناں، محبت بھی کرتے ہیں ڈرتے بھی ہیں۔ اچھا اور اگر ان کو ووٹ دیں ان کا ساتھ دیں ان کا ساتھ دیں اسٹرائیکس میں حملوں میں ان کا ساتھ دیں (تو یہ ساری چیزیں شرعاً جائز نہیں ہے لیکن میں آپ کو ویسے مثال کے طور پر کہہ رہا ہوں) تو امید نہیں رکھتے کہ کیا مجھے کچھ ملے گا اس سے چاہے شاباشی کم سے کم ملے ؟ تو یہاں پر محبت بھی ہے، ڈر بھی ہے، امید بھی ہے۔ شرک ہے یہ ؟ شرک نہیں ہے۔ کیوں ؟ یہ محبت فطری ہے طبعی محبت ہے، خوف طبعی ہے کیونکہ وہ سزا دے سکتا ہے اور عبادت سے ٹکراؤ بھی نہیں ہے۔

اچھا تیسری بات یہ کب تک ہے ؟ جب تک کہ بادشاہ ہے، جب نہیں ہے تو یہ سب ختم۔

ایک شخص ہے وہ ڈرتا ہے اپنے پیر سے محبت کرتا ہے، مر گیا ہے قبر میں ہے اس کی قبر ہندوستان میں ہے مثال کے طور پر اور وہ یہاں پر ہے لوگ وہاں پر عرس مناتے ہیں وہ یہاں پر عرس مناتا ہے، اس نے کہا بھئی تم عرس کیوں مناتے ہو ؟ کہتا ہے پیر صاحب خوش ہوتے ہیں اگر نہیں کروں گا تو ڈر لگتا ہے کوئی مصیبت آئے گی اور جب کروں گا تو میرے رزق میں برکت ہو گی۔ اب اس میں کیا چیزیں ہیں ؟ تین ہیں۔ کون سی ہیں ؟ محبت ہے، ڈر ہے، امید ہے۔ اس کا کیا حکم ہے ؟ شرک ہے۔

یہ کیوں شرک ہے پہلا شرک کیوں نہیں تھا ؟ اگرچہ تینوں چیزیں موجود ہیں محبت، ڈر، امید یہاں پر بھی ہے اور محبت، ڈر، امید وہاں پر بھی ہے، بادشاہ کے ساتھ شرک نہیں ہے اور اس شخص کے ساتھ شرک ہے اس میں اگر آپ دیکھیں جو اللہ تعالیٰ کے لیے ہے محبت، ڈر اور امید وہ اس شخص کے لیے ہے کہ نہیں جو قبر میں مر چکا ہے ؟ کیسے ؟

اب جو ہزار میل دور آکر اس کا عرس منا رہا ہے (مثال کے طور پر) وہ یہ جانتا ہے اس کا یہ عقیدہ ہے اس شخص کا کہ اس کا پیر اسے دیکھ رہا ہے اسے سن رہا ہے اگر نہیں کریں گے تو پکڑ بھی سکتا ہے اور اگر کرے گا اسے نفع بھی پہنچا سکتا ہے۔ تو کیا مطلب ہوا کون سی وہ ذات ہے جو ہر وقت ہر لمحے میں سب کی سنتی ہے سب کی سمجھتی ہے ہر زبان کو سمجھتی ہے اور سب کی پوری کر سکتی ہے سب کو پکڑ سکتی ہے سب کے نفع و نقصان کی مالک ہے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ذات ہے ؟ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی ایسی ذات نہیں ہے۔ تو یہ محبت، ڈر، امید جو تھی اب اس نے دوسرا رخ اختیار کر لیا کون سا ؟ عبادت کا اور عبادت اللہ تعالیٰ کا حق ہے غیر اللہ کے لیے عبادت صرف کرنا شرک فی العبادۃ ہے شرک اکبر ہے دائرۂ اسلام سے خارج کر دینے والا عمل ہے۔ تھوڑا سا وقت اس لیے یہاں پر لگایا کہ ضوابط ہمیں نہیں آتے ہم پریشان ہو جاتے ہیں مخالف آکر کہتا ہے اچھا بادشاہ سے محبت کرنا شرک ہے پھر کیوں وہاں بھی محبت، ڈر، امید ہوتی ہے کہ نہیں ہوتی ؟ اگر کسی فوت شدہ پیر سے محبت کرنا شرک ہے تو یہ بھی تو شرک ہے۔

تو ہمیں پتہ چلا کہ شرک کیوں نہیں ہے اور شرک کیوں ہے۔ پتہ چلا ہے کہ نہیں پتہ چلا؟ پتہ چلا ہے۔

یا اگر نہیں دیکھ رہا اس کے پاس جاسوس ہوں گے سبب ہوں گے جو اسے آکر بتائے گا سبب ہے لیکن مجھے پتہ ہے کہ پیر کا کیا سبب ہے جو وہاں پر قبر میں پڑا ہوا ہے ؟! یعنی جو حق اللہ تعالیٰ کا ہے کسی اور کو دے دے وہ شرک ہوتا ہے یہ تعریف ہے شرک کی کہ غیر اللہ کو اللہ تعالیٰ کے برابر کر دینا اللہ تعالیٰ کے کسی بھی حق میں اور یہاں پر کتنے حقوق ہیں اللہ تعالیٰ کے ایک نہیں ہے صرف۔ تو پہلا فائدہ یہ تھا کہ دنیا کی محبت آخرت کی محبت پر مقدم کرنا حرام ہے۔

2۔ان چیزوں سے محبت کرنا جائز ہے اگر اللہ تعالیٰ کی محبت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت سے نہ ٹکرائے۔

3۔اللہ تعالیٰ سے محبت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت دونوں کے دونوں لازم اور ملزوم ہیں کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا مجھے اللہ تعالیٰ سے محبت ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت نہیں ہے۔

اس لیے یہود و نصاریٰ کیوں کافر ہیں اللہ تعالیٰ سے محبت تو کرتے ہیں یا نہیں کرتے وہ؟ کرتے ہیں لیکن پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت نہیں کی اور آخری نبی کو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبی نہیں مانا۔اور جو لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرتے ہیں اور حد سے گزر کر مشکل کشائی حاجت روائی عطا فرماتے ہیں تو حقیقتاً وہ اللہ تعالیٰ سے محبت نہیں کرتے کیونکہ انہوں نے محبت کا حق ادا نہیں کیا حد سے گزر گئے۔

تو اللہ تعالیٰ کی محبت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت دونوں لازم ملزوم ہیں یعنی اگر آپ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے محبت ہے تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کریں گے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرامین پر عمل کریں گے تب آپ اس دعوے میں سچے ہو سکتے ہیں ورنہ آپ جھوٹے ہیں۔

4۔اللہ تعالیٰ سے محبت اور پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت اس وقت تک محبت نہیں ہوتی جب تک کہ عمل صالح کے ساتھ اسے ثابت نہ کیا جائے ورنہ تو دعویٰ ہے ناں۔ آپ عمل صالح کرنا چھوڑ دیں اور کہیں میں اللہ سے محبت کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرتا ہوں کیا یہ شخص سچا ہے؟ تو عمل صالح ہی معیار ہے جس سے ہم پتہ لگا سکتے ہیں کہ یہ شخص سچا ہے یا جھوٹا ہے واقعی اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہے کہ نہیں کرتا تو عمل صالح ہے۔

5۔اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنا عبادت ہے، جہاد فی سبیل اللہ عبادت ہے اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ ہر عبادت کی شرطیں، ارکان اور واجبات اور ضوابط ہوتے ہیں جیسا کہ نماز کے ارکان اور شروط اور ضوابط ہیں ویسے ہی جہاد کے بھی ہیں تو جہاد فی سبیل اللہ وہ جہاد ہوتا ہے جس جہاد میں یہ ضوابط پائے جائیں یہ حدیں پائی جائیں (ضوابط یعنی حدیں ہیں) اگر کوئی شخص اپنی

مرضی سے جہاد کرنا چاہتا ہے جیسے اسے اپنی عقل یا خواہش اسے کہتی ہے حکم دیتی ہے اور شریعت کی حد پار کر جاتا ہے وہ جہاد نہیں ہے، کم سے کم وہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں نہیں ہے یا تو اپنی خواہش نفس کو پورا کرنے کے لیے ہے اپنی خواہش نفس کے راستے میں ہے یا کسی جماعت اور گروہ کو راضی کرنے کے لیے اللہ کے راستے میں نہیں رہتا وہ، اللہ کے راستے میں وہی جہاد رہتا ہے جو شریعت کی حدوں کے اندر ہو جسے کہتے ہیں الجہاد النبوی۔ نماز نبوی اور جہاد نبوی لازم وملزوم ہیں۔

6۔ صیغ الأمر میں سے فعل اُمر ہے لیکن یہ سمجھنا چاہیے کہ ہر فعل اُمر کا مطلب اُمر نہیں ہوتا جیسے میں نے وضاحت کی ہے، بعض اوقات فعل اُمر استعمال ہوتا ہے آگاہ کرنے کے لیے یعنی منع کرنے کے لیے بھی فعل اُمر استعمال ہو سکتا ہے یا صیغۃ النہی میں بھی فعل اُمر استعمال ہوتا ہے اور اُمر اور نہی دونوں متضاد ہیں یاد رکھیں۔

اُمر اور نہی متضاد ہیں کہ نہیں؟ ٹکراؤ ہے دونوں میں، اُمر اور اس کے مخالف ضد ہے نہی لیکن بعض اوقات اُمر بھی ضد بن جاتا ہے اور نہی بن جاتا ہے سبحان اللہ، یہ عربی زبان کی آپ سمجھیں کہ ایک فضیلت ہے۔

7۔ دین ہمیشہ دنیا پر مقدم ہے یہ قاعدہ یاد رکھیں، دین دنیا پر مقدم ہے اور یہ آیت اس کی دلیل ہے۔

بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ بھئی دیکھیں ہم سچ بولتے ہیں جھوٹ نہیں بولتے، ہم رزق حلال کماتے ہیں، ہماری دنیا اچھی ہے۔ نماز ہم کیوں پڑھتے ہیں، نماز اس لیے پڑھتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ نماز بُرائی اور بدی سے روکتی ہے جب میں ہوں اچھا شروع سے نہ کوئی بدی کرتا ہوں نہ کوئی بُرائی کرتا ہوں تو میں نماز کیوں پڑھوں؟! میری دنیا اچھی ہے کافی ہے میرے لیے بس نماز تو وہ لوگ پڑھیں جو بُرے ہیں تاکہ اپنے آپ کو اچھا کریں۔

ہم کہیں گے کہ میرے بھائی! دین ہمیشہ دنیا پر مقدم ہے اور نماز دین ہے اور آپ کی دنیا اس وقت تک اچھی نہیں ہو سکتی جب تک آپ کا دین اچھا نہ ہو، اور آپ کا یہ کہنا کہ میں اچھا ہوں یہ آپ کہہ رہے ہیں یہ تمہاری عقل کہہ رہی ہے بے نمازی کبھی اچھا ہو نہیں سکتا یاد رکھیں، کبھی اچھا نہیں ہو سکتا! اگر وہ سچا ہے تو وہ سچ بولتا ہے کسی مفاد کے لیے تاکہ لوگ اسے سچا کہیں۔

دونوں میں فرق ہے کہ نمازی بھی سچ بولتا ہے بے نمازی بھی سچ بولتا ہے، ہے کہ نہیں بے نمازی؟ کیا ہر نمازی سچا ہوتا ہے بے نمازی سچے نہیں ہوتے کیا؟ سچ بولنے میں میں کہہ رہا ہوں بے نمازی بھی ہوتے ہیں کیا دونوں کا سچ برابر ہے؟ جو نمازی ہے وہ سچ بولتا ہے اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے کیونکہ وہ نماز پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے، اور جو سچ بولتا ہے وہ بے نمازی ہے وہ اللہ تعالیٰ سے صحیح طریقے سے ڈرتا نہیں ہے وہ دعویٰ کرتا ہے حقیقتاً ڈرتا نہیں ہے وہ اس لیے شیطان کے بہکاوے میں آکر کہتا ہے کہ نماز بُرے لوگ پڑھیں اچھے لوگ نہ پڑھیں جو بُرے ہیں وہ نماز پڑھیں۔ کیوں؟ تاکہ آپ اچھے وہ جائیں۔

میں یہ سوال کرتا ہوں کہ نعوذ باللہ کیا پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بُرے تھے جو نماز پڑھتے تھے ؟! کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بُرے تھے جو نماز پڑھتے تھے ؟! کیا خیال ہے ؟ چلو پہلے تو بُرے تھے جب کافر تھے جب مسلمان ہوئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز پڑھنی شروع کی تو مرتے دم تک نماز پڑھتے رہے کسی وقت میں آکر نماز سے رُکے کیوں نہیں ؟ کیا آپ کا یہ کہنے کا مطلب تو نہیں ہے نعوذ باللہ کہ صحابہ کرام کبھی اچھے ہوئے ہی نہیں تھے نماز پڑھنے کے باوجود بھی اور میں اچھا ہو گیا ہوں میں سچ بھی بولتا ہوں میں ظلم بھی نہیں کرتا ہوں ؟ اس لیے میرے بھائی دین ہمیشہ دنیا پر مقدم ہے اور کسی انسان کی دنیا اس وقت تک اچھی نہیں ہو سکتی جب تک اس کا دین اچھا نہ ہو۔

8۔ ہدایت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے "هداية التوفيق" دل کی ہدایت صرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے کسی انسان کسی مخلوق کے ہاتھ میں نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا جب اللہ تعالیٰ ہدایت نہیں دیتا تو کوئی اور بھی مائی کا لال نہیں دے سکتا۔ ہم کوشش کر سکتے ہیں نصیحت کر سکتے ہیں یہ بھی ہدایت کا راستہ ہے کہ نہیں ؟ اسے کہتے ہیں "هداية الدلالة والإرشاد" لوگوں کو آپ اچھی بات کر کے نصیحت کر کے راہ راست کی طرف بلا سکتے ہیں ہدایت کی طرف بلا سکتے ہیں ہدایت دے نہیں سکتے۔ ہدایت کا یہ بھی فائدہ ہے اس کے بعد یہ بھی فائدہ ہے اس کے بعد :

9۔ ہدایت کی دو قسمیں ہیں ایک اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہے دلوں کو پھیرنے کی ہدایت (دلوں کی ہدایت) اور دوسری اچھا کام کرنے والوں کے لیے بھی ثابت ہے جو اللہ تعالیٰ کے دین کی طرف بلاتے ہیں چاہے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام ہوں یا اللہ تعالیٰ کے اولیاء ہوں جو اللہ تعالیٰ کے دین کی دعوت کا کام کرتے ہیں وہ بھی لوگوں کو راہ راست پر بلا سکتے ہیں یہ ہدایت جو ہے اسے "هداية الدلالة والإرشاد" کہتے ہیں۔

10۔ بدکاریاں، نافرمانیاں گمراہی کے اسباب میں سے ایک سبب ہے اور ہدایت سے دوری کی ایک بنیادی وجہ ہے، نافرمانیاں ہدایت سے دور کر دیتی ہیں جب تک فسق ہے تو ہدایت سے دوری ہے اگر آپ چاہتے ہیں کہ اچھا انسان بن جاؤں تو نمازی بن جاؤ اللہ تعالیٰ نماز کی محبت تمہارے دل میں ڈال دے گا۔ جب تک کہ نماز نہیں پڑھوگے نماز کی قدر نماز کی محبت تمہارے دل میں نہیں آئے گی، جب تک یہ سر زمین پر نہیں گرے گا یہ اونچی ناک زمین پر نہیں گھسیٹے کھائے گی ناں تب تک نماز کی قدر و قیمت اور محبت دل میں نہیں آسکتی۔

فرق دیکھیں کہ ایک شخص ہے سیدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے بیٹوں میں سے ہے غالباً عامر بن عبد اللہ (اللہ اعلم نام مجھے پورا نہیں یاد) بیمار ہوتے ہیں تو شدید بیماری میں آخری وقت ہے آذان ہوئی۔ اب آخری وقت ہے لیٹے ہوئے ہیں سب بچے، بیٹے

،بیٹیاں، پوتے دوتے سب ان کے قریب بیٹھے ہیں کہ آخری وقت آخری لمحہ ہے آذان ہوتی ہے آواز کانوں میں پڑتی ہے بیٹے کو کہتے ہیں کہ مجھے مسجد کی طرف لے کر جاؤ۔ بیٹے کہتے ہیں (اب پورا عالم خاندان ہے) بھئی آپ پر تو نماز فرض نہیں ہے اس حالت میں آپ بے شک اشارے سے یہیں پڑھ لیں۔

کہتے ہیں،، نہیں مجھے مسجد میں لے جاؤ میں اللہ تعالی کو کیا جواب دوں گا کہ میرے کانوں میں آذان کی آواز آئی حی علی الصلاۃ، حی علی الفلاح میں نے سن کر بھی اجابت نہیں دی اور مسجد میں نہ گیا"۔ ایک بیٹا یہاں سے اٹھاتا ہے اس کندھے سے دوسرا بیٹا اس کندھے سے اٹھاتا ہے انہیں پکڑ کر لے جاتے ہیں مسجد میں بٹھا دیتے ہیں پہلی رکعت وہ پڑھتے ہیں دوسری رکعت میں جب جاتے ہیں سر سجدے میں گراتے ہیں سر نہیں اٹھا سکتے اُدھر ہی موت آجاتی ہے۔

بعض ایسے لوگ ہیں جو نماز پڑھنے کے لیے اگر موت بھی آجائے تو پرواہ نہیں ہوتی ان کا اس سے اچھا خاتمہ اور کیا ہو گا مجھے بتائیں ،بستر پر بھی مرنا تھا اللہ تعالیٰ کے گھر کے اندر سجدے کی حالت میں بھی مرنا تھا مرنا تو ویسے ہی تھا۔

بعض لوگ آذان بھی سنی ہے اقامت بھی سنی ہے میرے بھائی واللہ کل کی بات میں کر رہا ہوں اپنی آنکھوں سے میں نے دیکھا ہے دکان میں بند کر کے گاڑی میں بیٹھے ہیں اور لوگ نماز پڑھ رہے ہیں واللہ آنکھوں سے دیکھا ہے میں نے ! اللہ کے بندے تم کیا کر رہے ہو دل کے اوپر اتنے پردے جم چکے ہیں اتنی کالک ہے دل کے اوپر !

دیکھیں ہمارے ملکوں میں دکانیں بند نہیں ہوتیں یہ بھی غلط ہے لوگ نماز نہیں پڑھتے یہ بھی غلط ہے لیکن یہ شخص اللہ تعالیٰ کو کیا جواب دے گا ؟ ! اب اس کا ماحول اس کو مجبور کر رہا ہے نماز پڑھنے پر یہ ماحول مجبور کر رہا ہے اور ڈر کر بیٹھا ہے کہ کہیں سے متوے نہ آجائیں پکڑ کر سر ایسے کر کے بیٹھا ہے گاڑی کے اندر۔ لوگوں سے ڈرتے ہو !

پھر شیطان کیا وسوسہ کرتا ہے ؟"تمہارے کپڑے ٹھیک نہیں ہیں ناں "۔ عورت ہو تمہارے کپڑے ٹھیک نہیں ہیں کیا دھو نہیں سکتے ہو حمام میں جا کر ؟ ! دوسری ایک توب خرید و دس پندرہ ریال کی دکان میں لٹکا دوا سے نماز کے وقت یہ خراب کپڑے اتار کر وہ پہن لو کس نے منع کیا ہے تمہیں لیکن بس نماز نہیں پڑھنی تو نہیں پڑھنی !

نعوذ باللہ من الخذلان اس سے بڑی بد بختی کیا ہے کہ بعض لوگ اس ملک میں آتے ہیں مال و دولت کما کر جاتے ہیں لیکن ایمان توحید کیا ہوتی ہے، اتباع سنت کیا ہوتی ہے، سلف کا راستہ کیا ہوتا ہے کوئی پتہ نہیں ہے کیا جواب دیں گے اللہ تعالیٰ کو قیامت کے دن ؟ ! ﴿ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ﴾(التکاثر:8)(ہر اچھائی کا نعیم کا سوال کیا جائے گا قیامت کے دن)۔

اس کے بارے میں سوال کیا جائے گا کہ تمہیں مال دیا تھا دولت دی تھی، بیوی بچے دیئے تھے، گاڑی بنگلہ تھا، تم سعودی عرب میں بھی گئے یہ بھی نعمت ہے تمہارے اوپر، عمرے کی تمہیں توفیق دی یہ بھی نعمت ہے لیکن کیا وہاں سے کوئی دین کا علم حاصل کیا ہے؟ اس ملک کو میں نے توحید کا ایک منبع بنایا وہاں سے علم حاصل کیوں نہیں کیا؟ توحید ہوتی کیا ہے تم نے جانا کیوں نہیں؟ وقت نہیں تھا تمہارے پاس جب وہاں پر وقت نہیں ملا تمہیں تو تمہارے دونوں ہاتھوں کو میں نے کام سے بھر دیا جسے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں بڑی پیاری حدیث ہے ترمذی کی روایت میں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں حدیث قدسی میں کہ اے میرے بندے میری عبادت کے لیے فارغ ہو جاؤ میں تمہارے دل کو امیری سے بھر دوں گا اور تمہارے فقر کو مٹا دوں گا غربت کو مٹا دوں گا، تمہاری ضروریات حاجیات ساری مٹا دوں گا میں مشکلیں ساری آسان کر دوں گا، اگر ایسا نہیں کرو گے تمہارے دونوں ہاتھوں کو کام سے بھر دوں گا اور تمہارے دل سے غربی کبھی نکلے گی نہیں دل کو غربی سے بھر دوں گا میں۔ ایسا انسان کبھی جو دل کا غریب ہو ناں وہ ہمیشہ محتاج ہی رہتا ہے اسے کبھی سکون نہیں آتا، ہمیشہ یہ بھی تھوڑا ہے دس بنگلے بھی تھوڑے ہیں، دس گاڑیاں بھی تھوڑی ہیں، دس فیکٹریاں بھی تھوڑی ہیں۔ کیوں؟ وہ بے چارے دل کے غریب ہیں ان کے پاس وقت نہیں ہے عبادت کے لیے اللہ تعالیٰ کے دین کے لیے وقت نہیں ہے ان کے پاس۔ اس لیے میرے بھائی وقت تھوڑا سا نکالیں اور اللہ تعالیٰ کے دین کو سمجھنے کے لیے تھوڑا سا وقت نکالیں۔

11۔ اللہ تعالیٰ کسی قوم میں اس وقت تک تبدیلی نہیں لاتا جب تک کہ وہ قوم اپنے آپ کو تبدیل نہ کرے ﴿وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ﴾ جب تک فاسق ہے ہدایت نہیں ہے دونوں اکٹھے نہیں ہو سکتے یاد رکھیں فسق ختم ہو گا تو ہدایت کے درجات بھی بلند ہوں گے۔ فسق اور ہدایت اکٹھے نہیں ہو سکتے اور ہدایت کا مطلب یہ نہیں کہ اسلام کی ہدایت بعض مسلمان تو ہیں اللہ تعالیٰ نے اسلام کی ہدایت دی ہے انہیں پیدائشی مسلمان ہیں لیکن ہدایت کے بلند درجات جو ہیں اسے ناقص ہدایت ہے راہ راست پر چلنا چاہتا ہے لیکن دور ہے اس سے اس لیے بدعت وہ کرے گا خرافات وہ کرے گا نافرمانیاں وہ کرے گا تو جو راستہ جنت کی طرف جاتا ہے اس پر نہیں ہے صراط مستقیم پر نہیں ہے۔ تو پھر یا تو وہ بدعات کر کے کفر کا راستہ اختیا کر لیتا ہے، شرک کا راستہ اختیار کر لیتا ہے، ہمیشہ ہمیشہ کے لیے گمراہ ہو جاتا ہے یا بعض اوقات وہ اس راستے پر چلتے چلتے نافرمانیاں کرتا رہتا ہے اور وہ توبہ کرے یا نہ کر کے اسی راستے پر مر جاتا ہے۔ تو یہ شخص خیر میں ہے جو صراط مستقیم پر چلتے چلتے مر جائے اگرچہ وہ بدکاریاں بھی کر کے مرتا ہے وہ شخص خیر میں ہے اُس شخص کے مقابلے میں جو ہدایت کے راستے کو چھوڑ دیتا ہے گمراہی کے راستے پر چلتا ہے، بدعات، خرافات اور شرک کے راستے پر چلتا ہے اور اسی پر اس کی موت آتی ہے۔

12۔ گمراہ لوگوں پر واجب ہے کہ وہ اپنا محاسبہ کریں اور دیکھیں کہ ان کی کیا کوتاہیاں کیا غلطیاں ہیں اور ان سے توبہ کریں۔
13۔ آخر میں اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر ایمان اچھی ہو یا بُری ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بعض لوگوں کی قسمت میں گمراہی لکھی ہے تقدیر ہے ان کی تقدیر میں۔

کب ظلم کیا ان کے اوپر اللہ تعالیٰ نے نعوذ باللہ ؟ جب انہوں نے خود گمراہی کا راستہ اختیار کیا اور توبہ نہیں کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کو گمراہ کر دیا۔ یعنی اللہ تعالیٰ زمین و آسمان کو پیدا کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے اللہ تعالیٰ جان چکا تھا کہ فلان شخص گمراہ ہے، ابو جہل گمراہ کافر ہے یہ راہ راست پر نہیں آئے گا اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے، حکم دیا لکھ دیا گیا اللہ تعالیٰ نے چاہا اور پھر اسے پیدا بھی کیا (ابو جہل کو پیدا بھی کیا) چاہنے کے بعد ابو جہل کفر پر مرا، ابو لہب کفر پر مرا۔

کیا اللہ تعالیٰ نے ان پر ظلم کیا نعوذ باللہ ؟ نہیں، اللہ تعالیٰ جانتا تھا یہ ایسے ہی کریں گے اور انہوں نے ایسا ہی کیا، اللہ تعالیٰ پہلے ہی جانتا تھا کہ یہ توبہ نہیں کریں گے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو ہدایت نہیں دی۔

یہ تقدیر پر ایمان ہے تفصیل میں پہلے بیان کر چکا ہوں آپ پوری سی ڈی سنیں ان شاءاللہ اس میں دس سے زیادہ درس ہیں تو ان شاءاللہ آسانی ہوگی۔ آج کے درس میں اتنا کافی ہے۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

دیکھیں جہالت ایک اور چیز ہے، یہ کہنا کہ دنیا دین پر مقدم ہے وہ یہ نہیں کہتے جیسا کہ اس آیت کریمہ میں دیکھیں آپ ان لوگوں نے کیا کیا ہے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ان لوگوں کے متعلق ؟ کہ ان آٹھ چیزوں کو دین پر مقدم نہ کرنا اگر مقدم کیا تو حرام ہے کفر نہیں ہے تو معیار وہی ہے جس میں محبت ہو ذلت اور انکساری کے ساتھ ڈر اور امید ہو اس چیز سے اور کوئی بھی ایسا مسلمان نہیں ہے جو اتنا جاہل ہے وہ اس طریقے سے کہے۔

اب سود خور کیا ہے فاسق ہے کہ نہیں ؟ فاسق ہے۔ تو پھر مسلمان ہے کہ نہیں ؟ مسلمان ہے۔ یہی میں کہہ رہا ہوں ناں، ایک شخص صرف سود خور ہے، دوسرا سود خور بھی زناکار بھی ہے، تیسرا دونوں بھی ہے اور تیسری بھی مصیبت ہے تو جتنی یہ نافرمانیاں

بڑھتی جائیں گی اتنا فسق بڑھتا جائے گا اس میں کوئی شک نہیں ہے اور اتنا ہی ہدایت کے راستے سے دور ہوتا جائے گا۔ نہیں، فسق ایک چیز نہیں ہے!

ہاں اس اعتبار سے کہ دونوں ایک دل میں نہیں ہو سکتے کہ ہدایت بھی مکمل ہو اور فسق بھی ہو، نہیں ہو سکتا یہ۔ ہاں وہی ہے ناں یہ معروف ہے ناں، ہدایت کاملہ وہی ہدایت ہے یعنی جو فرمانبرداری میں ہو اللہ تعالیٰ کی۔ نافرنی اور فرمانبرداری کیسے اکٹھی ہو سکتی ہے؟! نہیں ہو سکتی اکٹھی۔

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضیٰ بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (064.کتاب التوحید) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio